’اسلاموفوبیا‘ عالمگیر سطح پر پھیلنے والی لعنت

افضل حسین

گزشتہ سال اقوام متحدہ نے 15 مارچ کو اسلاموفوبیا سے نمٹنے کا عالمی دن قرار دیا تھا جس کی یاد دلاتے ہوئے گزشتہ ہفتے یو این کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے اپنے ٹویٹر اکاؤنٹ پر لکھا کہ اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنے کا پہلا بین الاقوامی دن مسلمانوں کے خلاف نفرت کے زہر کو ختم کرنے کیلئے کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ امتیازی سلوک ہم سب کو کمزور کردیتا ہے۔ ہمیں اس کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔ آج اور ہر روز ہمیں اپنی مشترکہ کوشش سے انسانیت کا اعادہ کرتے ہوئے تقسیم کی قوتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ گزشتہ کئی دہائیوں سے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیزی اپنی چرم سیما پر ہے عالمی طور پر اس نفرت کو اسلاموں فوبیا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دو ہفتہ قبل اقوام متحدہ میں ترکی کے سفیر نے کہا تھا کہ اسلاموفوبیا جمہوریت کے لیے ایک بڑا خطرہ بن چکا ہے اور قرآن پاک اور مساجد کی بے حرمتی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مکتوب میڈیا کے مطابق اسلاموفوبیا کی اصطلاح 1980 کی دہائی کے آخر میں ایجاد کی گئی تھی اور پرنٹ میں اس کا پہلا استعمال فروری 1991 میں امریکہ کے ایک رسالے میں ہوا تھا۔ مسلمانوں کے خلاف نفرت اور تعصب ایک عرصے سے دنیا میں موجود ہے۔ بھارت میں حالیہ دنوں میں اسلاموفوبیا کا معاملہ اس وقت سے بڑھ گیا ہے جب سے ہندوستان کی حکمران جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے 2014 میں جنرل (لوک سبھا) الیکشن جیتا تھا۔

1997 میں رنی میڈ ٹرسٹ کی ایک رپورٹ ’اسلاموفوبیا: ہمارے لئے ایک چیلنج‘ میں اسلاموفوبیا کی تعریف اس طرح کی گئی ہے ’اسلام سے بے بنیاد دشمنی‘۔ اقوام متحدہ نے اسلاموفوبیا کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسلاموفوبیا مسلمانوں سے خوف، تعصب اور نفرت ہے جو آن لائن اور آف لائن دونوں دنیا میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کو دھمکی، ایذا رسانی، بدسلوکی، اکسانے اور ڈرانے کے ذریعہ اشتعال، دشمنی اور عدم برداشت کی طرف لے جاتا ہے۔ ادارہ جاتی، نظریاتی، سیاسی اور مذہبی دشمنی سے متاثر ہوکر جو شناختی اور ثقافتی نسل پرستی تک پہنچ جاتی ہے، یہ مسلمان ہونے کی علامتوں اور نشانیوں کو نشانہ بناتی ہے۔ اقوام متحدہ کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق یہ تعریف اسلاموفوبیا کی ادارہ جاتی سطحوں اور اس طرح کے رویوں کے مظاہرے کے درمیان تعلق پر زور دیتی ہے جو شکار کی سمجھی جانے والی مسلم شناخت کی مرئیت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ نقطہ نظر اسلاموفوبیا کو نسل پرستی کی ایک شکل سے بھی تعبیر کرتا ہے جس کے تحت اسلامی مذہب، روایت اور ثقافت کو مغربی اقدار کیلئے ’خطرے‘ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مذہب یا عقیدے کی آزادی پر اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کی ایک حالیہ رپورٹ میں پتا چلا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف شکوک وشبہات، امتیازی سلوک اور صریح نفرت ’وبائی تناسب‘ تک بڑھ گئی ہے۔ جن ریاستوں میں وہ اقلیت میں ہیں، وہاں مسلمانوں کو اکثر اشیا اور خدمات تک رسائی، روزگار تلاش کرنے اور تعلیم میں امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کچھ ریاستوں میں انہیں شہریت یا قانونی امیگریشن کی اسٹیٹس سے انکار کر دیا جاتا ہے کیونکہ غیر ملکیوں کے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مسلمان قومی سلامتی اور دہشت گردی کے خطرات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اسلاموفوبک جرائم میں مسلم خواتین کو غیر متناسب طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بہت سی حکومتوں نے نفرت پر مبنی جرائم کے خلاف قانون سازی اور نفرت پر مبنی جرائم کی روک تھام اور ان پر مقدمہ چلانے کے اقدامات اور عوامی آگاہی کی مہمات کے ذریعہ اسلاموفوبیا کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے 60 رکن ممالک کی سرپرستی میں ایک قرارداد منظور کی، جس میں 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے خلاف جنگ کے عالمی دن کے طور پر نامزد کیا گیا۔ اس دستاویز میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی کو کسی مذہب، قومیت، تہذیب یا نسلی گروہ سے نہیں جوڑا جاسکتا اور نہ ہی جوڑا جانا چاہئے۔ یہ دستاویز انسانی حقوق کے احترام، مذاہب و عقیدے کے تنوع پر مبنی رواداری اور امن کی ثقافت کے فروغ کے لئے ایک عالمی مکالمے کا مطالبہ کرتا ہے۔

مسلم مخالف تعصب نسلی قوم پرستی، نیو نازی ازم، بدنامی اور نفرت انگیز تقاریر میں اضافے کے ایک بڑے رجحان کا حصہ ہے جس میں مسلمانوں، یہودیوں، کچھ اقلیتی عیسائیوں سمیت کمزور آبادیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کی صدر کسابا کوروسی کا کہنا ہے کہ اسلاموفوبیا کی جڑیں غیر ملکیوں سے نفرت، یا اجنبیوں کے خوف میں ہیں، جس کی عکاسی امتیازی سلوک، سفری پابندی، نفرت انگیز تقاریر، غنڈہ گردی اور دوسرے لوگوں کو نشانہ بنانے سے ہوتی ہے۔ صدر نے مزید تمام ممالک سے گزارش کی کہ وہ مذہبی آزادی کو برقرار رکھیں اور نفرت کے خلاف کارروائی کریں۔ اسلاموفوبیا یا اس طرح کے کسی بھی رجحان کو چیلنج کرنے کی ذمہ داری ہم سب پر عائد ہوتی ہے، جس میں ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانا اور مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی مذمت کرنا شامل ہیں۔ آن لائن اسلاموفوبیا کے بارے میں کی جانے والی ایک تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ مائیکرو بلاگنگ ویب سائٹ پر مسلم مخالف مواد میں بھارت میں ٹوئٹر صارفین کا حصہ 55.12 فیصد ہے۔ تحقیق میں یہ بھی پایا گیا کہ اسلام سے جڑے واقعات پر سیاست دانوں کا ردعمل اسلاموفوبیا کے پھیلاؤ پر کافی اثر ڈالتا ہے۔ دی ایکسپریس تربیون کے مطابق 25 فروری 2020 کو اسلاموفوبیا کی ٹویٹس میں ایک بڑا اضافہ دیکھا گیا تھا جس کا تعلق بھارت کی حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنماؤں کے ’نفرت انگیز بیانات‘ سے ہے جو بیانات شہریت ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کر رہے مسلم مظاہرین کے خلاف دیے گئے تھے۔

STOP
RACIST
ATTACKS
END FASCISM IN U

مسلم مخالف تعصب نسلی قوم پرستی، نیو نازی ازم، بدنامی اور نفرت انگیز تقاریر میں اضافے کے ایک بڑے رجحان کا حصہ ہے جس میں مسلمانوں، یہودیوں، کچھ اقلیتی عیسائیوں سمیت کمزور آبادیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی کی صدر کسابا کوروسی کا کہنا ہے کہ اسلاموفوبیا کی جڑیں غیر ملکیوں سے نفرت، یا اجنبیوں کے خوف میں ہیں، جس کی عکاسی امتیازی سلوک، سفری پابندی، نفرت انگیز تقاریر، غنڈہ گردی اور دوسرے لوگوں کو نشانہ بنانے سے ہوتی ہے۔

ہندوستان میں آن لائن نفرت انگیز مواد میں اضافے کا بنیادی عنصر خاص طور پر حکمراں جماعت سے وابستہ پایا گیا ہے اور اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ کس طرح بی جے پی نے مسلمانوں کے خلاف نفرت کو فعال طور پر اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ گزشتہ سال جون میں شائع الجزیرہ انگلش کی ایک رپورٹ کے مطابق اسلاموفوبیا ہمیشہ سے ہندوستان میں ہندو قوم پرستی کے نظریے کی ایک مرکزی خصوصیت رہا ہے۔ 1925 میں قائم ہونے والی ہندو قوم پرست نیم فوجی تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے ہندوستان کو ہندو سرزمین بنانے کی ذمہ داری سنبھالی ہے۔ آر ایس ایس کے بانی اور پہلے سربراہ کیشو بلی رام ہیڈگوار نے اعلان کیا تھا کہ ’ہندو ثقافت‘ ملک کی ’زندگی کی سانس‘ ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہندوستان کو بچانا ہے تو ہمیں پہلے ہندو ثقافت کو فروغ دینا ہوگا۔ یہاں خاص طور پر ہندوستان کے مسلمانوں میں اس نظریے کی مخالفت کو آر ایس ایس کے رہنماؤں نے ’مسلم تکبر اور بے حسی‘ کی عکاسی سمجھا ہے اور 1929 میں ہیگڑے وڑ کے جانشین مادھو راؤ سدا شیو راؤ گولوالکر جو نازی جرمنی سے بھی ہمدردی رکھتے تھے نے لکھا ہے کہ مسلم ثقافت ہندوستانی ثقافت سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ اسلام کی ابتدا خشک ریگستانی علاقے میں ہوئی ہے۔ مذکورہ رپورٹ کے مطابق 2014 میں مودی کے وزیراعظم بننے کے بعد سے اسلاموفوبیا ریاستی پالیسی کا معاملہ بن گیا ہے۔ یہ 2019 میں واضح ہوا جب مودی کی قیادت والی حکومت نے مسلم اکثریتی ریاست کشمیر میں جلاوطن ہندوؤں کی واپسی کے ہندو قوم پرستی کے ’خواب‘ کو آگے بڑھایا۔ ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 370 اور 35 اے کو منسوخ کر کے جس میں مذکورہ ریاست کو خصوصی درجہ دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ 2019 میں مودی حکومت نے شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) نافذ کرنے کی کوشش کی تھی جس کے تحت پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان سے آنے والے غیر مسلم تارکین وطن کو ہندوستانی شہریت دی جائے گی۔ اس تجویز کو نیشنل رجسٹر آف سٹیزنشپ کے ساتھ ملاکر ’ہندوستانی شہریت کیلئے مذہبی امتحان‘ متعارف کرانے کی ایک کوشش کے طور پر دیکھا گیا تھا جو مؤثر طریقے سے مسلمانوں کو خارج کر دے گا۔ سی اے اے متعارف کرانے کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر مظاہرے دیکھے گئے تھے جنہیں حکومت نے بے رحمی سے دبانے کی کوشش کی تھی۔

بی بی سی (انگلش نیوز) نے اپنے ایک رپورٹ میں گزشتہ سال جون میں اسلاموفوبیا کا بھارت کی خارجی پالیسی پر نقصان دہ اثر کو بیان کرتے ہوئے لکھا کہ اپریل 2020 میں ایک مسلم اجتماع نے ہندوستان میں کووڈ 19 کے کیسز کو جنم دینے کے الزامات نے فوری طور پر اسلاموفوبیا کی شکل اختیار کرلی۔ اسلاموفوبیا سے متعلق میمز اور ہیش ٹیگ سوشل میڈیا پر ٹرینڈ ہوئے جن میں اس گروپ پر وائرس پھیلانے کا الزام لگایا گیا اور نیوز نیٹ ورکس نے ’ملک کو کورونا جہاد سے بچائیں‘ جیسی اشتعال انگیز سرخیاں نشر کیں۔ گزشتہ ایک سال کے دوران بھارت میں دائیں بازو کے ہندو انتہا پسند رہنماؤں کی جانب سے ملک کی 20 کروڑ مسلمان برادری کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کے سونامی کا سامنا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ نے کھلے عام ہندوؤں کو ہتھیار اٹھانے کی ترغیب دی ہے اور مسلمانوں کی نسل کشی کے بارے میں بات کی ہے۔

مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی سے نہ صرف مسلمانوں پر اس کا اثر پڑا ہے بلکہ ملک ہندوستان کی عالمی شناخت متاثر ہوئی ہے جیسا کہ گزشتہ سال نوپور شرما معاملے میں دیکھا گیا نوپور شرما کے پیغمبر اسلامؐ کے بارے میں توہین آمیز تبصرے جون 2022 میں سوشل میڈیا پر گردش کر رہے تھے جس نے تمام چھ خلیجی ریاستوں، بحرین، کویت، عمان، قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سمیت دنیا کے بیشتر ممالک کو متاثر کیا تھا جس کے سبب ہندوستان کو ملک میں بڑھ رہے اسلاموفوبیا پر خلیجی ممالک سے سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ توہین آمیز تبصرے سے حکومت کے خلیجی ممالک سے تعلقات پر بھی اثر پڑے تھے کویت اور قطر نے ہندوستانی حکومت سے معافی کا مطالبہ کیا تھا اور باقی خلیجی ریاستوں نے بھی ان تبصروں پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے اس کی پیروی کی تھی۔ کویت میں بھارتی مصنوعات کے بائیکاٹ کی خبریں بھی سامنے آئیں تھیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اسلاموفوبیا دن بدن بڑھتا جا رہا ہے رمضان کے اس مقدس مہینے میں جہاں مسلمان عبادت وریاضت میں مصروف ہوتے ہیں دن بھر روزے رکھتے ہیں لیکن کچھ نفرتی لوگوں کو مسلمانوں کے عبادات کرنے سے بھی نفرت ہے اور موقع ملنے پر نفرت کا اظہار کرنے میں انہیں بالکل ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی حالیہ معاملہ مراد آباد کے لاجپت نگر کا ہے جہاں ذاکر حسین اپنے گودام میں کچھ لوگوں کے ہمراہ تراویح پڑھ رہے تھے یہ خبر بجرنگ دل کے غنڈوں تک پہونچی خبر پاتے ہی نفرتی لوگ اکٹھا ہونے لگے اور تراویح پڑھنے کے خلاف احتجاج کرنے لگے اور کہا کہ اسطرح ہم بالکل نماز نہیں پڑھنے دینگے اس طرح نماز پڑھنے سے شانتی بھنگ ہونے کا ڈر ہے۔ پھر کیا تھا موقع پر پولیس پہنچی اور آگے وہاں تراویح ادا کرنے پر پابندی لگادی یہی نہیں بلکہ وہاں نماز پڑھنے والے لوگوں کے خلاف پانچ لاکھ کا جرمانہ بھی عائد کردیا۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کا یہ عالم ہے کہ ملک کے بیس کروڑ مسلمان اپنے گھر میں نماز نہیں پڑھ سکتے وہ بھی کچھ غنڈوں کے احتجاج کی بنا پر ہونا تو یہ چاہئے تھا کی پولیس ان نمازیوں کو تحفظ فراہم کرتی اور ان نفرتی لوگوں کو سلاخوں کے پیچھے ڈالتی جو ملک کی سلامتی، امن وامان کے لیے دن بدن خطرہ بنتے جا رہے ہیں لیکن پولیس نے الٹا ایکشن لیتے ہوئے نمازیوں کے خلاف ہی پانچ لاکھ کا نوٹس جاری کردیا اور اگر پولیس ان نمازیوں کو جیل میں ڈال دے یا پھانسی دے دے تو تعجب نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ ان کا مسلمان ہونا ہی پولیس اور حکومت کی نظر میں سب سے بڑا جرم ہے۔ ○■

حفظانِ صحت کے نظام میں اصلاحات اور سیاست

ہندوستان کا صحت کا نظام جس صورتحال سے دوچار رہا ہے اس کی پول کووڈ-19 کی وبا کے دور میں کھل گئی۔ اس دوران بار بار اس طرف توجہ دلائی گئی کہ ہندوستان میں صحت کا نظام اس قدر پختہ نہیں ہیں جتنا کہ دنیا کے دوسرے ممالک میں ہے۔ دو سال سے طویل عرصہ تک جاری اس وبائی مرض سے ہزاروں افراد کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے اپنی صحت کھوئی۔ اس دور میں ادویات کا نہ ملنے ،اسپتالوں میں بستروں کی کمی، آکسیجن کی قلت ، ڈاکٹروں کی عدم دستیابی ،عدم دلچسپی اور یہاں تک کہ سڑکوں اور گاڑیوں میں اپنوں کے دم توڑنے کے مناظر نے بڑی صدمات سے دوچار کیا۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ اس دور میں کووڈ-19 کی ویکسین نے بڑی راحت دی مگر اس وقت یہ بات شدت سے محسوس کی جارہی تھی کہ ہمارے ملک میں عام آدمی کو طبی سہولیات اتنی حاصل نہیں ہے جتنی کہ درکار ہے۔ کئی ریاستوں میں بڑے سرمایہ کاری کے باوجود طبی عملہ اور ڈاکٹروں کی لاپروائی سامنے آئی۔ کئی ڈاکٹروں اور اسپتالوں کے مالکان اس وبا کے دوران خوب مال ودولت لوٹتے کھسوٹتے سامنے آئے۔ اگرچہ قومی سطح تک کئی اسکیمیں اس صورتحال کا مقابلہ کرنے کے لئے نافذ العمل ہیں مگر ہندوستان جیسے بڑے ملک اور بڑی آبادی والے ملک میں یہ بات بار بار محسوس کی گئی کہ بہتر سہولیات فراہمی کے لئے ریاستی سطح اور مقامی سطح پر بھی موثر اور سستے انتظامات ہونے چاہئے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے راجستھان میں گہلوت سرکار نے رائٹ ٹو ہیلتھ بل پیش کیا ہے جس کا مقصد سماج کے غریب ترین اور مستحق طبقات کو سستی بلکہ کسی حد تک مفت سہولیات فراہم کی جائیں، مگر گزشتہ دور کے تلخ ترین تجربات کے باوجود کئی حلقوں میں اس بل کے خلاف زبردست احتجاج چل رہا ہے۔ گزشتہ بارہ دنوں سے راجستھان بھر میں ڈاکٹر اور طبی عملہ ہڑتال پر ہے۔ یہ ہڑتالی ملازمین 21 مارچ کو راجستھان اسمبلی میں پیش کیے گئے بل کے خلاف احتجاج کررہے ہیں۔ ان ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس مجوزہ قانون کے ذریعہ پرائیویٹ ڈاکٹروں پر زیادہ بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔

اس بل کے مطابق جو کہ ریاستی اسمبلی میں پاس بھی ہوگیا ہے اس بات کا التزام ہے کہ آنے والے مریضوں کو ایمرجنسی سہولتیں فوراً فراہم کرائے جائیں اور اگر مریض اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اپنا بل ادا کرسکیں تو پرائیویٹ اسپتال یا نرسنگ ہوم کے مالکان بیورو کریسی اور دیگر طبی خدمات فراہم کرانے میں آنے والے خرچ کو ریاستی سرکار سے وصول کرسکتی ہے۔ یہ سہولتیں اس نئے بل کے ذریعہ لازم قرار دے دی گئی ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ اپنی ہڑتال جاری رکھیں گے اور اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک حکومت یہ بل واپس نہیں لے لیتی اور ڈاکٹروں کا موقف بڑی سخت ہے۔ وہ مجوزہ قانون واپس لینے سے بات چیت بھی نہیں کریں گے۔ اس ہڑتال میں پرائیویٹ اسپتال کے مالکان، ڈاکٹر اور طبی عملہ پیش پیش ہیں۔ اس وقت ریاست کا ایک بڑا حصہ ڈاکٹروں کے اس طرز عمل کی وجہ سے مریضوں کو طبی سہولیات فراہم نہیں کررہا ہے۔ پرائیویٹ ڈاکٹر یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ان کو اس بات کے لئے مجبور کیا جائے کہ ڈاکٹروں کو ہر مریض کو ایمرجنسی سہولت مفت فراہم کرنا پڑے۔ ڈاکٹروں کے دلائل بڑے دلچسپ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ قانون منیم ویجز ایکٹ Minimam Wages Act کے خلاف ہے، جس کے تحت کسی بھی پرائیویٹ ملازم کو اس بات کیلئے مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وہ مفت میں کام کرے۔ ہڑتالی طبی عملے کا پوچھنا ہے کہ سرکار مفت علاج پر آنے والا خرچ ڈاکٹروں اور مالکان کو کس طرح فراہم کرائے گی اور کن شرطوں پر یہ سہولت دی جائے گی۔ خاص طور پر ایسے حالات میں جب ایمرجنسی میں مفت علاج کی سہولت کو کس طریقے سے ناپا جائے گا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس طرح سے قانون بنانے سے علاج کے معیار میں خرابی پیدا ہوگی اور ان کے کام میں افسر شاہی اور سیاسی دخل اندازی بڑھ جائے گی۔ راجستھان میں اشوک گہلوت سرکار نے عوامی فلاح وبہبود کے لئے کئی اقدام کیے ہیں اور کئے قانون بنائے ہیں اور انتظامی قدم اٹھائے ہیں جو عوام کو براہ راست فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ راجستھان میں پنشن کی پرانی پالیسی کو بحال کرکے گہلوت سرکار نے عوام کے بڑے طبقہ کی امیدوں کو پورا کیا ہے۔ یہ قانون بھی انتخابات اور عوامی بھلائی کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ سیاسی پارٹیاں اس قانون کے خلاف احتجاج کررہی ہیں اور وہ ہڑتالی ڈاکٹروں کے ساتھ کھڑی دکھائی دے رہی ہیں۔ بی جے پی کے ایم ایل اے رام لال شرما کہنا ہے کہ سرکار اس قانون کو واپس لے جب کہ اشوک گہلوت کا کہنا ہے کہ یہ قانون عام آدمی کو فوری راحت دے گا۔ اس صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے راجستھان اسمبلی میں ایک سلیکٹ کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس قانون کے مختلف پہلوؤں پر مختلف طبقات سے رائے لے گی اور ان لوگوں سے رائے لے گی جو براہ راست اس قانون کے دائرے میں آتے ہیں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ ڈاکٹروں نے یہ ہڑتال بلا وجہ کی ہے۔ سلیکٹ کمیٹی نے اس قانون سے وابستہ تمام طبقات سے بات کی ہے اور ان کے مشورے کو سمجھا ہے۔ وزیراعلیٰ نے بھی ڈاکٹروں سے بات کی ہے اور تمام طبقات کی رائے لے کر ہی اس بل کو بنایا گیا ہے۔

راجستھان میں اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے غور وفکر ہو رہا ہے اور یہ مسئلہ سیاسی رنگ اختیار کرگیا ہے۔ شرمجوی اس اسکیم کے تحت آنے والے افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت ملی ہے اور اس اسکیم کے تحت ایمرجنسی اور سخت بیمار افراد کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ قومی فیملی ہیلتھ سروے کے مطابق ہندوستان کے 88 فیصد لوگ میڈیکل انشورنس اسکیم کے تحت آتے ہیں اور جو لوگ شرمجوی اسکیم کے تحت نہیں آتے ہیں وہ زیادہ تر سماجی اور اقتصادی طور پر پسماندہ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو اپنا علاج معالج میں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی حلقوں کا کہنا ہے کہ رائٹ ٹو ہیلتھ بل کی مخالفت سیاسی وجوہات سے ہو رہی ہے۔ کئی سیاسی پارٹیاں کووڈ-19 کے دور کے تجربات کے باوجود مسائل کو سمجھنے میں اور ان کو حل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ سیاسی مخاصمت کی وجہ سے اس اسکیم کی مخالفت غیر مناسب ہے، گزشتہ دس بارہ دنوں سے ڈاکٹر اور دیگر طبی عملہ کام کاج نہیں کررہا ہے جس سے عام آدمی کے مسائل لگاتار بڑھتے جا رہے ہیں اور کئی اسپتالوں کے باہر بے پادست مریض ہڑتال کے ختم ہونے کا انتظار کررہے ہیں۔ ○■

راجستھان میں اشوک گہلوت سرکار نے عوامی فلاح وبہبود کے لئے کئی اقدام کیے ہیں اور کئی قانون بنائے ہیں اور انتظامی قدم اٹھائے ہیں جو عوام کو براہ راست فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ راجستھان میں پنشن کی پرانی پالیسی کو بحال کرکے گہلوت سرکار نے عوام کے بڑے طبقہ کی امیدوں کو پورا کیاہے۔ یہ قانون بھی انتخابات اور عوامی بھلائی کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا گیا ہے۔ سیاسی پارٹیا ں اس قانون کے خلاف احتجاج کررہی ہیں اور وہ ہڑتالی ڈاکٹروں کے ساتھ کھڑی دکھائی دے رہی ہیں۔

تاریخ میں آج کا دن

30 مارچ کے چند اہم واقعات

- 1492 اسپین میں یہودیوں کو تین ماہ میں عیسائی مذہب قبول کرنے یا ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔
- 1504 سکھوں کے دوسرے گرو گرو انگد دیو کا جنم ہوا۔
- 1603 پولینڈ اور روم نے ترکی کے خلاف اتحاد قائم کیا۔
- 1667 بمبئی میں پرارتھنا سماج کا قیام عمل میں آیا۔
- 1745 پیراگوئے سے یہودیوں کو نکالا گیا۔
- 1774 ہندوستان میں ڈاک سروس کا پہلا دفتر کھلا۔
- 1809 روسی مصنف نکولائی گوگول کا جنم ہوا تھا۔
- 1814 نپولین کی مخالف فوج نے پیرس پر قبضہ کیا۔
- 1831 کیوبک اور ماٹریل ضم ہوئے۔
- 1854 امریکہ اور جاپان کے درمیان ایک سمجھوتہ کے تحت جاپان نے اپنی بندرگاہ باہری دنیا کے لئے کھول دی۔
- 1867 بمبئی پرارتھنا سماج کا قیام عمل میں آیا۔
- 1870 تھامس پی منڈے پہلے سیاہ فام امریکی ووٹر بنے۔
- 1878 جیک جیکسن پہلے سیاہ فام عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن بنے۔
- 1889 ایفل ٹاور کو باقاعدہ طور پر سیاحوں کے لئے کھولا گیا تھا۔
- 1889 انڈین نیشنل کانگریس نے جھنڈے کو قطعی شکل دی۔
- 1913 ترکی نے بلغاریہ سے امن سمجھوتہ کے لئے بڑی طاقتوں کی صلاح مان لی۔
- 1917 امریکہ نے ویسٹ انڈیز کے ڈنمارک کے قبضے والے حصہ کو ڈھائی کروڑ ڈالر میں خریدا اور اس کا نام ورجن آئی لینڈ رکھا گیا۔
- 1921 انڈین نیشنل کانگریس کا جھنڈا اپنایا گیا۔
- 1936 برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ سے حملہ ہونے پر مدد کرنے کا وعدہ کیا۔
- 1936 اووِنس نے برلن اولمپک میں چار طلائی تمغے جیتنے میں کامیابی حاصل کی تھی لیکن سیاہ فام ہونے کی وجہ سے جرمنی ڈکٹیٹر روڈلف ہٹلر نے ان سے ہاتھ نہیں ملایا۔
- 1941 دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی نے شمالی افریقہ میں جوابی کارروائی کی۔
- 1955 چینی کیمونسٹ پارٹی میں بڑے پیمانہ پر تبدیلیاں ہوئی تھیں۔
- 1959 بودھ مذہبی رہنما دلائی لامہ کو تبت سے جلاوطنی کے بعد ہندوستان میں پناہ دی گئی۔
- 1964 برازیل کے اقتصادی بحران کے دوران حکومت کے خلاف فوج میں بغاوت ہوگئی۔
- 1964 بجلی کی ٹرام کار بمبئی میں آخری مرتبہ چلی۔
- 1966 جنوبی افریقہ میں وزیر اعظم ہینڈرک ورورڈ کی پارٹی کو الیکشن میں بڑی کامیابی ملی۔
- 1971 مارچ 1968 میں مائی لائی (ویت نام) میں شہریوں کے قاتل امریکی لفٹننٹ ولیم کیلی کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔
- 1972 ہندوستانی فلم کے مشہور اداکارہ مینا کماری کا انتقال ہوا۔
- 1980 انڈین سول سروسز (آئی سی ایس) کے آخری افسر نرمل مکھرجی ریٹائر ہوئے۔
- 1980 امریکی ایتھلیٹ جیسی اوونس کا انتقال ہوا تھا۔

یو این آئی

ٹوئٹر دنیا

@LiveLaw

لوک سبھا نے لکشدیپ کے ممبر پارلیمنٹ پی پی محمد فیصل کی رکنیت کو بحال کردیا ہے۔ اس معاملہ میں سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی گئی ہے، جس میں ان کی رکنیت کی معطلی کو ختم کرنے کے خلاف استدال دیا گیا ہے۔ کیرالہ کی ہائی کورٹ نے ان کو قصوروار قرار دیے جانے کے خلاف فیصلہ دیا تھا۔

@sorbasBhargave

راجستھان میں صحت کو بنیادی حق قرار دینے کی تجویز کے خلاف ڈاکٹروں کی زبردست ہڑتال جاری۔

@Ahmad Khaber احمد خبیر

جے پور میں ایک کالج میں لڑکیوں کو حجاب کی وجہ سے امتحان گاہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔

@ShazMazhar

عشق میں زندہ دل شیشہ وپیمانہ بنا
جھوم کر بیٹھ گئے ہم وہیں میخانہ بنا

@Mallom

راجستھان میں ڈاکٹروں کی آر ٹی ایچ بل کے ہڑتال پر یوزر نے کہا ہے کہ یہ حقیقی ڈاکٹر نہیں مافیا ہیں۔ اصل ڈاکٹر اسپتالوں میں کام کررہے ہیں اور لوگوں کی زندگی بچا رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کی ہڑتال کو درست قرار دینے والے میڈیکل مافیا ہیں۔

@AIN

کرناٹک کے اپوزیشن لیڈر سیدھا رمیا جو کانگریس کی حکومت کے اقتدار میں آنے کی صورت میں وزیراعلیٰ کا دعویدار ہوں گے۔ نے اعلان کیا ہے کہ یہ ان کا آخری الیکشن ہوگا۔

@LiveLaw

سپریم کورٹ ملک بھر میں عیسائیوں پر ہونے والے حملوں کی تعداد میں اضافہ پر ایک عرضی پر سماعت کررہی ہے۔ یہ معاملہ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کے سامنے پیش ہوگا۔ عدالت نے اس بابت جھارکھنڈ سے رپورٹ داخل کرنے کے لئے کہا تھا۔

@Bar & Bench

سپریم کورٹ لکشدیپ انتظامیہ کی اس عرضی پر سماعت کرے گی جس میں کیرالہ ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو معطل کرنے کی درخواست کی گئی ہے جو این سی پی کے لیڈر پی پی محمد فیصل کی سزا کی معطلی پر روک لگائی تھی۔ یہ معاملہ اقدام قتل کے تحت درج تھا۔

@ANI

مہاوکاس اگاڑی (ایم وی اے) کی پارٹی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی اور شیوسینا (یو پی ٹی) نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ اگر 16 ممبران اسمبلی کو نااہل قرار دے دیتی ہے تو مہاراشٹر میں صدر راج نافذ کیا جاسکتا ہے۔

@TheHindu

دائیں بازو کی پارٹیوں نے اندور میں اداکارہ تاپسی پنو کے خلاف درخواست داخل کی ہے جس میں ان پر ممبئی کے ایک فیشن شو کے دوران ہندوؤں کے جذبات مجروح کرنے کا الزام لگاتا ہے۔

@Megh Udates

راجستھان: راجستھان میں ہیلتھ بل کے خلاف ہزاروں پرائیویٹ اور سرکاری ڈاکٹروں اور طبی عملے نے احتجاج کیا اور جے پور میں مظاہرہ کیا۔ یہ ریلی میں چار میل لمبی تھی اور اس میں پچاس ہزار طبی ورکروں نے شرکت کی۔

@Middle East Monitor

غیر قانونی طور پر لاکر بسائے گئے یہودیوں نے ابراہیمی مسجد میں بے حرمتی کی۔ مغربی کنارے کے ہیبرون کی اس مسجد میں یہ لوگ ناچتے گاتے دکھائی دیے۔

@8ddrov

جب حکومت اسیروں کو تحفظ دیتی ہے اور غریبوں کو پریشان کرتی ہے تو ایسی سرکار گرتی ہے۔ مدھیہ پردیش میں ایک افسوسناک واقعہ میں ایک عورت جب اپنا بجلی کا بل پیش نہیں کرسکی تو اس کے گھر کا سامان اٹھالیا گیا۔ یہ ضبط کیا گیا سامان بیچ بھی دیا گیا تو اس سے کیا حاصل ہوگا۔

@ANI

مرکزی سرکار نے سپریم کورٹ کو آگاہ کیا ہے کہ یوکرین سے لوٹے ایم بی بی ایس طلبا کو فائنل امتحان دینے کیلئے ایک چانس دیا جائے گا۔ پارٹ ون پارٹ ٹو امتحان بغیر کسی میڈیکل کالج میں رجسٹر کراتے ہوئے منعقد کرائے جائیں گے۔

@Islam Channel

الجیریا اور نائجیر کے درمیان کھیلے جانے والے فٹبال میچ کے دوران مغرب کی اذان کے وقت ریفری نے میچ روک دیا اور روزہ افطار کرنے کیلئے کھلاڑیوں کو پانی اور کھجور دی گئی۔

@Malik Tajammal5 **ملک تجمل**

اے عشق نبیؐ میرے دل میں سما جانا
مجھ کو بھی محمدؐ کا دیوانہ بنا جانا
جیسے خواب ہوجائے دیدار نبیؐ حاصل
اے عشق کبھی مجھ کو نیند ایسی سلا جانا

@TarannumBano

ہریانہ کے مہندر گڑھ میں ہندو مہاپنچایت میں گئورکشکوں کے لیڈر کانگریس کے مسلم ایم ایل اے منان خان کو کھلے عام مارنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ لیکن انتظامیہ تماشائی بنا ہوا ہے، منان کو کچھ ہوگا تو ذمہ دار کون ہوگا۔

@HateDeleetor

مہاراشٹر ممبئی کے سینٹ کروز میں ایک ضعیف العمر حاجی رفعت کے گھر پولیس پہنچی۔ حاجی رفعت کا کہنا ہے کہ ”میرے پاس ہائی کورٹ آرڈر ہے کہ آپ بلڈوزر نہیں چلاسکتے ہیں مگر بی ایم سی نے عدالت کا حکم تسلیم نہیں کیا۔ بی ایم سی کے افسران کا غذ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔

ٹوئٹر پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کیے جارہے ہیں
ٹویٹر یوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئی آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں